احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ

CPL 61

الفضل ربوہ

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 27- نومبر 1999ء - 18 شعبان 1420 ہجری - 27- نبوت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 270

ریا کاری

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں اور صرف دکھاوے سے کام لیتے ہیں۔

(الماعون آیت 5 تا 7)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

زندگی کی اصل غرض اور مقصود تو اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے مگر اس وقت میں دیکھتا ہوں کہ عام طور پر لوگ اس غرض اور مقصود کو فراموش کر چکے ہیں اور کھانے پینے اور حیوانوں کی طرح زندگی بسر کرنے کے سوا اور کوئی مقصود نہیں رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ دنیا کو پھر اس زندگی کی غرض سے آگاہ کرے اور یہ فناء قہری اس کو رجوع کرائے گی۔

اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف کرے اور اللہ تعالیٰ کا خوف اس کو بہت سی نیکیوں کا وارث بنائے گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہی اچھا ہے کیونکہ اس خوف کی وجہ سے اس کو ایک بصیرت ملتی ہے جس کے ذریعہ وہ گناہوں سے بچتا ہے۔ بہت سے لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعام اور اکرام پر غور کر کے شرمندہ ہو جاتے ہیں اور اس کی نافرمانی اور خلاف ورزی سے بچتے ہیں، لیکن ایک قسم لوگوں کی ایسی بھی ہے جو اس کے قہر سے ڈرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اچھا اور نیک تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی پرکھ سے اچھا نکلے۔ بہت لوگ ہیں جو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ ہم متقی ہیں مگر اصل میں متقی وہ ہے جس کا نام اللہ تعالیٰ کے دفتر میں متقی ہو۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کے اسم ستار کی تجلی ہے۔ لیکن قیامت کے دن جب پردہ دری کی تجلی ہو گی اس وقت تمام حقیقت کھل جائے گی۔ اس تجلی کے وقت بہت سے ایسے بھی ہوں گے جو آج بڑے متقی اور پرہیزگار نظر آتے ہیں قیامت کے دن وہ بڑے فاسق فاجر نظر آئیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عمل صالح ہماری اپنی تجویز اور قرارداد سے نہیں ہو سکتا۔ اصل میں اعمال صالحہ وہ ہیں جس میں کسی نوع کا کوئی فساد نہ ہو کیونکہ صالح فساد کی ضد ہے۔ جیسے غذا طیب اس وقت ہوتی ہے کہ وہ کچی نہ ہو نہ سڑی ہوئی ہو اور نہ کسی ادنیٰ درجہ کی جنس کی ہو بلکہ ایسی ہو جو فوراً جزو بدن ہو جانے والی ہو۔ اسی طرح پر ضروری ہے کہ عمل صالح میں بھی کسی قسم کا فساد نہ ہو یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق ہو اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق ہو اور پھر نہ اس میں کسی قسم کا کسل ہو نہ عُجب ہو نہ ریا ہو نہ وہ اپنی تجویز سے ہو۔ جب ایسا عمل ہو تو وہ عمل صالح کہلاتا ہے اور یہ کبریت احمر ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 629)

چندہ وقف جدید کے بارہ میں چند ضروری گذارشات

سیکرٹریان وقف جدید سے درخواست ہے کہ وہ اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ اسی طرح احباب جماعت سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنا وعدہ جلد از جلد پورا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ اس سلسلہ میں سیکرٹریان وقف جدید اور احباب جماعت درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔

1۔ احباب جماعت اپنا وعدہ جلد از جلد ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش فرمائیں۔

2۔ ایسے احباب جنہوں نے ابھی تک وقف جدید کا وعدہ نہیں لکھوایا وہ اس تحریک میں چندہ ادا کر کے شامل ہو جائیں۔

3۔ ایسے احباب جن کے وعدے استطاعت سے کم ہیں وہ اپنے وعدوں پر نظر ثانی کر کے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق ادائیگی فرمائیں۔

4۔ جو احباب اپنے وعدے ادا کر چکے ہیں اگر ممکن ہو تو کچھ مزید عطا فرمائیں۔

5۔ وصول شدہ رقم بلا توقف مرکز بھجوانے کی کوشش فرمائی جائے۔

(ناظم وقف جدید)

☆☆☆☆☆☆

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دیکر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ 1200 یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر ۔ عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 84)

اطاعت امام کا ایمان افروز واقعہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے جلسہ سالانہ ربوہ 1962ء کے موقع پر "آئینہ جمال" کے عنوان سے تقریر فرمائی جس میں سیرت حضرت مسیح موعود کے متعدد روح پرور واقعات پر ایسے پر کیف انداز میں روشنی ڈالی کہ تمام سامعین پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اس ضمن میں آپ نے بتایا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود قادیان کی (بیت) میں وعظ فرما رہے تھے اس وقت آنے والوں کا رستہ رکا ہوا تھا اور لوگ پچھلی صفوں میں کھڑے تھے حضرت اقدس نے یہ صورت حال دیکھ کر فرمایا بیٹھ جاؤ اس وقت ایک دیہاتی بزرگ حضرت بابا کریم بخش صاحب (بیت) کی گلی میں ہو کر خانہ خدا کی طرف آرہے تھے۔ ان کے کانوں میں جونہی اپنے امام کی آواز پہنچی وہیں رستہ میں ہی زمین پر بیٹھ گئے اور پھر آہستہ آہستہ رینگتے ہوئے مجلس میں پہنچے۔ وہ بیان کیا کرتے تھے کہ "میں نے خیال کیا کہ اگر میں اسی حالت میں مرگیا تو خدا کو اس بات کا کیا جواب دوں گا کہ

اس کے مسیح (موعود) کی آواز میرے کانوں میں پہنچی اور میں نے اس پر عمل نہ کیا"

(چار تقریریں ص 402، 403)

امام وقت کی فرمانبرداری سے متعلق ایک لطیف سبق

سلسلہ احمدیہ کے فرشتہ سیرت بزرگ حضرت مولانا شیر علی صاحب بی۔اے (وفات 13 نومبر 1947ء) ترجمہ قرآن مجید انگریزی کی تکمیل کے لئے 26 فروری 1936ء کو قادیان دارالامان سے انگلستان روانہ ہوئے تو رستہ میں آپ کا بمبئی میں بھی مختصر قیام ہوا مقامی جماعت کی درخواست پر آپ نے نماز جمعہ پڑھائی اور دوران خطبہ فرمایا کہ

"آپ سب جانتے ہیں کہ میں اس جگہ کی مقامی جماعت سے تعلق نہیں رکھتا میرا آپ لوگوں میں سے کسی کے ساتھ کوئی تعلق یا شناسائی نہیں حتیٰ کہ میں آپ لوگوں سے ذاتی طور پر متعارف بھی نہیں لیکن بایں ہمہ آپ نے نماز جمعہ کے لئے مجھے اپنا امام بنانا پسند کیا ہے۔ میری یہ درخواست ہرگز نہ تھی۔ آپ لوگوں نے از خود میرا انتظام کیا ہے۔ اس لئے اب آپ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ اس نماز میں درد دل کے ساتھ پورے طور پر میری پیروی کریں۔ آپ سب کو لازمی طور پر میری اقتدا کرنا ہوگی کسی کو چون وچرا کی مجال نہ ہوگی۔ میری کسی غلطی پر آپ زیادہ سے زیادہ سبحان اللہ کہہ سکتے ہیں لیکن اگر میں نماز میں کوئی غلطی کر جاؤں تو آپ لوگوں کو بھی لازمی طور پر میری اقتدا میں وہ غلطی کرنا ہوگی کسی کو نکتہ چینی کرنے کا حق نہ ہوگا۔

اس بات کے بیان کرنے سے میری غرض آپ کو یہ نصیحت کرنا ہے کہ ہمارے مذہب (۔) میں جب ایک معمولی آدمی جس کو صرف وقتی طور پر امام بنایا جائے اس کی اطاعت کا یہ تقاضا ہے تو اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ امام وقت **حضرت خلیفۃ المسیح جن کے ہاتھ پر ہم سب نے بیعت کی ہوئی ہے ان کی بہ دل وجان اطاعت اور فرمانبرداری کرنا کس قدر ضروری اور اس سے روگردانی کرنا کتنا بڑا گناہ ہے۔**

(الفضل 23۔ اگست 1973ء بیان خواجہ عبدالرحمان صاحب ایم اے لاہور)

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکہ عرش کا نزول

آنحضرتؐ کے دندان مبارک

حضرت اقدس نے ایک بار حضرت مولانا نورالدین صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو دانت شہید ہوا ہے وہ اتنا ہی ٹکڑا آپ کے دانت کا گرا ہے۔ جس ٹکڑے کے اوپر پتھر لگا ہے باقی دانت بالکل محفوظ رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت بہت مضبوط تھے"

(الحکم 14۔ دسمبر 34ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اقوال زرّیں

- ○ سچائی میں اگرچہ خوف ہے مگر باعث نجات ہے اور جھوٹ میں گو اطمینان ہے مگر موجب ہلاکت ہے۔
- ○ اقرار جرم مجرم کے لئے بہت اچھا سفارشی ہے۔
- ○ حرام کاموں سے نفس کو روکنا بھی صبر کی قسم ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 29۔ نومبر 1999ء

- 12-30 a.m. لقاء مع العرب۔
- 1-25 a.m. محترم مجیب الرحمٰن صاحب سے انٹرویو۔
- 2-20 a.m. درس القرآن۔ نمبر 13
- 3-55 a.m. جرمن دوستوں سے ملاقات۔
- 5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 5-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔
- 6-05 a.m. لقاء مع العرب۔
- 7-05 a.m. محترم ثاقب زیروی صاحب سے انٹرویو۔ حصہ چہارم۔
- 8-00 a.m. اردو کلاس
- 9-20 a.m. چینی زبان سیکھئے۔
- 9-55 a.m. جرمن دوستوں سے ملاقات۔
- 11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 11-45 a.m. درس القرآن۔
- 1-40 p.m. لقاء مع العرب۔
- 2-40 p.m. اردو کلاس۔
- 3-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
- 5-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 5-35 p.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
- 6-05 p.m. ایم ٹی اے سپورٹس۔ کبڈی فائنل لاہور بمقابلہ ربوہ
- 7-00 p.m. بنگالی سروس۔
- 8-00 p.m. مجلس سوال و جواب۔ ینگ لجنہ سے
- 9-05 p.m. چلڈرنز کلاس۔
- 9-55 p.m. جرمن سروس
- 11-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات
- 11-30 p.m. اردو کلاس۔

منگل 30۔ نومبر 1999ء

- 12-45 a.m. لقاء مع العرب۔
- 1-45 a.m. ترکش آئٹم۔
- 2-30 a.m. روحانی خزائن۔
- 3-00 a.m. مجلس سوال و جواب۔ ینگ لجنہ سے
- 4-05 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
- 4-35 a.m. ڈاکومنٹری۔ سپین
- 5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 5-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
- 6-10 a.m. لقاء مع العرب۔
- 7-05 a.m. ایم ٹی اے سپورٹس۔ کبڈی
- 8-00 a.m. اردو کلاس۔
- 9-20 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
- 9-55 a.m. ملاقات۔ ینگ لجنہ سے
- 11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 11-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
- 12-00 p.m. پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ۔
- 1-05 p.m. روحانی خزائن۔
- 1-50 p.m. لقاء مع العرب۔
- 3-00 p.m. اردو کلاس۔
- 3-55 p.m. انڈونیشین سروس۔ دعوت الامیر
- 5-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 5-40 p.m. سویڈش زبان سیکھئے۔
- 6-00 p.m. فرنچ دوستوں سے ملاقات۔
- 7-05 p.m. بنگالی سروس۔
- 8-05 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔
- 9-10 p.m. چلڈرنز کارنر ورکشاپ۔
- 9-35 p.m. چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو آئٹم۔
- 9-55 p.m. جرمن سروس۔
- 11-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
- 11-35 p.m. اردو کلاس۔

بدھ یکم۔ دسمبر 1999ء

- 12-35 a.m. لقاء مع العرب۔
- 1-40 a.m. نارویجین پروگرام۔
- 2-05 a.m. فرنچ دوستوں سے ملاقات۔
- 3-25 a.m. ہماری کائنات۔ زمین۔ میزبان سید طاہر احمد صاحب۔
- 4-35 a.m. سویڈش زبان سیکھئے۔
- 5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 5-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ ورکشاپ
- 6-00 a.m. لقاء مع العرب۔
- 7-05 a.m. فرنچ دوستوں سے ملاقات۔
- 8-05 a.m. اردو کلاس
- 9-05 a.m. سویڈش زبان سیکھئے۔
- 9-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔
- 11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 11-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ ورکشاپ
- 12-00 p.m. سواحیلی پروگرام۔ مذاکرہ
- 12-45 p.m. درس الحدیث۔ سواحیلی ترجمہ کے ساتھ۔
- 1-15 p.m. ہماری کائنات۔ زمین۔
- 1-55 p.m. لقاء مع العرب۔
- 3-00 p.m. اردو کلاس۔
- 4-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
- 5-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 5-40 p.m. سپینش زبان سیکھئے۔
- 6-10 p.m. تبرکات۔ تقریر حضرت قاضی محمد نذیر صاحب جلسہ سالانہ 1972ء
- 7-05 p.m. بنگالی سروس۔ مجلس سوال و جواب حضور کے ساتھ۔
- 8-05 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔
- 9-10 p.m. چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔
- 9-55 p.m. جرمن سروس۔
- 11-05 p.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔
- 11-25 p.m. اردو کلاس۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امین احمد تنویر صاحب

ہمارے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے

عشق رسولؐ متاع ایمان ہے اگر کسی کے دل میں عشق رسولؐ کی آگ شعلہ زن نہیں تو پھر دعویٰ ایمان ہی عبث ہے محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم الانبیاء ﷺ خود فرماتے ہیں۔

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیه من والده و ولده والناس اجمعین (بخاری)

کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والدین اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

حضرت مسیح موعود کو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد ﷺ سے ایسا عشق تھا کہ زبان اسے بیان نہیں کر سکتی حب رسولؐ کے جو بھی لوازم اور اثرات ہیں وہ آپ کی زندگی میں بدرجہ اتم نظر آتے ہیں آپ نے اپنے محبوب آقا حضرت محمد ﷺ کے اوصاف حسن اور فضیلت کے بارہ میں نظم میں بھی بیان کیا ہے اور نثر میں بھی آپ ﷺ کی شان میں ایسے ایسے نادر شعر آپ نے کہے ہیں کہ ان کو پڑھ کر دل و دماغ حب رسول سے معطر ہو جاتے ہیں آپ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

(ازالہ اوہام صفحہ 176)

یعنی میں خدا کے بعد محمد ﷺ کے عشق میں مخمور ہوں اگر میرا یہ عشق کسی کی نظر میں کفر ہے تو خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں۔

پھر فرماتے ہیں۔

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
ربط ہے جان محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

عشق و محبت کا ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ محبوب کی ہر چیز سے پیار ہوتا ہے محبوب کی طرف جو چیز منسوب ہو وہ بھی محبوب ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود اس کیفیت محبت کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

کہ میری جان اور میرا دل محمد ﷺ کے جمال پر قربان ہیں اور میری خاک محمد ﷺ کی آل کے کوچہ پر قربان ہے۔

اس محبوب کے پیاروں سے آپ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ ایک بار محرم کے مہینہ میں گھر میں بچوں کو شہادت حسینؓ کا واقعہ سنا رہے تھے اور انگلیوں کے پوروں سے آنسو پونچھتے جاتے تھے اور یہ واقعہ ان الفاظ پر ختم کرتے ہیں۔

یزید پلید نے یہ ظلم ہمارے نبی کریمؐ کے نواسے پر کردیا مگر خدا نے بھی ان ظالموں کو بہت جلد اپنے عذاب سے پکڑ لیا۔

یہ آنحضورؐ سے عشق ہی تھا جس کی وجہ آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

(سیرت طیبہ ص 42)

آنحضرت ﷺ کے وجود باجود کے خلاف ذرا سی بات بھی آپ کے خون میں وہ جوش اور ابال پیدا کر دیتی تھی کہ آپ کا چہرہ سرخ اور آنکھیں متغیر ہو جاتی تھیں اور آپ ایسے لوگوں کی محفل میں بیٹھنا تو درکنار ان سے سلام و کلام کے بھی روادار نہ تھے۔

ایک دفعہ آریہ صاحبان نے وچھووالی لاہور میں ایک جلسہ منعقد کیا اور اس میں شرکت کرنے کے لئے تمام مذاہب کے ماننے والوں کو دعوت دی اسی طرح حضرت مسیح موعود سے بھی باصرار درخواست کی کہ آپ بھی اس بین الادیان جلسہ کے لئے کوئی مضمون تحریر فرمائیں اور وعدہ کیا کہ جلسہ میں کوئی بات خلاف تہذیب اور کسی مذہب کی دلآزاری کا رنگ رکھنے والی نہیں ہوگی اس پر حضرت مسیح موعود نے حضرت مولوی نورالدین صاحب کو بہت سے احمدیوں کے ساتھ لاہور روانہ کیا اور ان کے ہاتھ ایک مضمون لکھ کر بھیجا جس میں دین محمد مصطفیٰؐ کے محاسن بڑی خوبی کے ساتھ اور بڑے دلکش رنگ میں بیان کئے گئے تھے مگر جب آریہ صاحبان کی طرف سے مضمون پڑھنے والے کی باری آئی تو اس نے اپنی قوم کے وعدوں کو بالائے طاق رکھ کر اپنے مضمون میں رسول پاک ﷺ کے خلاف اتنا زہر اگلا اور ایسا گند اچھالا کہ خدا کی پناہ جب اس جلسہ کی اطلاع حضرت مسیح موعود کو پہنچی اور جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب قادیان واپس آئے تو آپ ان پر سخت ناراض ہوئے اور بار بار جوش کے ساتھ فرمایا کہ جس مجلس میں ہمارے رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہا گیا اور گالیاں دی گئیں تم اس مجلس میں کیوں بیٹھے رہے؟ اور کیوں نہ فوراً اٹھ کر باہر چلے آئے؟ تمہاری غیرت نے کس طرح برداشت کیا کہ تمہارے آقا کو گالیاں دی گئیں اور تم خاموش بیٹھے سنتے رہے۔

(سیرت طیبہ ص 35 تا 37)

اس عاشق محمد ﷺ کی عربی اردو فارسی کتب نظم و نثر سب کو دیکھئے وہ آنحضرتؐ کی مدح سے بھری پڑی ہیں وہ شان جو آنحضرتؐ کی حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی ہے اس کی نظیر عشاق محمد ﷺ میں بہت کم ملتی ہے۔

آپ اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں۔

اس عبارت کو غور سے پڑھنے کے بعد ہر شخص یہ جان سکتا ہے کہ یہ الفاظ یہ عبارت جس وجود کے قلم سے نکلی ہے اس کو رسول کریمؐ سے کس قدر عشق ہو گا۔ ان الفاظ کا عربی سے ترجمہ کچھ یوں ہے۔

مخالفین نے ہمارے رسول ﷺ کے خلاف بے شمار بہتان گھڑے ہیں اور اپنے اس دجل کے ذریعہ ایک خلق کثیر کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے۔ میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دکھ نہیں پہنچایا ہے جتنا کہ ان لوگوں کے اس ہنسی ٹھٹھا نے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسول پاک ﷺ کی شان میں کرتے رہتے ہیں۔ ان کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیرالبشر ﷺ کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو زخمی کر رکھا ہے خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔ پس اے میرے آسمانی آقا تو ہم پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمیں اس ابتلاء عظیم سے نجات بخش"۔

(آئینہ کمالات اسلام ص 15 ترجمہ عربی عبارت)

آپ بڑی کثرت سے رسول پاک ﷺ پر درود بھیجا کرتے آپ خود اسی کا ذکر فرماتے ہیں۔

"ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا اسی رات خواب میں دیکھا کہ فرشتے آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں ﷺ۔"

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اول ص 576)

اب ایک اور تحریر ملاحظہ ہو جس سے آپ کے عشق اور احترام رسولؐ کی کیفیت کا اظہار ہوتا ہے آپ فرماتے ہیں۔

"جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برے الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ان سے ہم کیونکر صلح کریں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورا زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبیؐ پر جو ہمیں جان اور ماں باپ سے بھی زیادہ پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔"

(پیغام صلح ص نمبر 30)

پھر آپ اپنی کتاب سراج منیر میں فرماتے ہیں۔

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار۔ رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ ﷺ ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزاروں برس تک نہیں مل سکتی تھی"

(سراج منیر ص 72)

اپنی کتاب کشتی نوح میں آپ فرماتے ہیں۔

"تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبیؐ کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد ﷺ اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔"

(کشتی نوح ص 13)

حضرت مسیح موعود کی تقریر و تحریر سے ہی حضرت محمد ﷺ سے عشق ظاہر نہیں ہوتا بلکہ اگر آپ کی زندگی اور سوانح کا مطالعہ کیا جائے تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ آنحضورؐ کے ساتھ عدیم المثال محبت و عشق رکھتے تھے آپ کی عملی زندگی بھی اس دعویٰ کی تائید و تصدیق کرتی ہے چنانچہ باوجود اس کے کہ آپ نہایت درجہ وسیع القلب ملنسار اور صبر و تحمل کا غیر معمولی مادہ رکھتے تھے لیکن جونہی کوئی شخص آپ کے آقا و مطاعؐ کی شان میں توہین اور گستاخی کرتا اور بدزبانی کرتا تو یہ امر آپ کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتا تھا اور آپ فوراً دینی تعلیم کے مطابق اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے تھے ذاتی طور پر آپ کی بردباری اور صبر و تحمل کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ ایک شخص آپ کے سامنے آکر گھنٹوں آپ کو گالیاں دیتا چلا گیا مگر آپ اسے برداشت کرتے رہے اور آپ کے چہرہ مبارک پر ملال کے کوئی آثار ظاہر نہ ہوئے لیکن جونہی کوئی شخص رسول اکرمؐ کی شان میں گستاخی کرتا تو آپ کی غیرت اسے ہرگز برداشت نہ کرتی تھی۔ پنڈت لیکھرام ایک مشہور معاند اسلام تھا جو رسول اکرم ﷺ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی شان میں سخت گستاخی اور بدزبانی کیا کرتا تھا ایک دفعہ ایک سفر کے دوران جبکہ لاہور کے ریلوے سٹیشن پر تشریف فرما تھے یہ شخص آپ سے ملنے کی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور قریب آکر سلام کرنے لگا حضرت مسیح موعود نے اس کے سلام کا کوئی جواب نہ دیا لیکھرام نے سمجھا کہ آپ نے سنا نہیں اس نے پھر دوسری بار سلام کیا آپ پھر بھی خاموش رہے اس پر آپ کے خدام میں سے کسی نے عرض کیا کہ حضور پنڈت لیکھرام نے آپ کو سلام کہا ہے اس پر آپ نے بڑے جلال کے ساتھ فرمایا

"ہمارے آقا کو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے۔"

(سیرۃ المھدی حصہ اول ص 272)

حضرت مسیح موعود چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ہمیشہ رسول کریمؐ کے احکامات کی تعمیل کرنے کی کوشش فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی اس کا خاص خیال رکھتے تھے چنانچہ ایک دفعہ آپ اپنے کمرہ میں تشریف فرما تھے چند ایک اور احمدی دوست بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے کسی شخص نے باہر سے دروازہ پر دستک دی ایک دوست نے اٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا مگر آپ فوراً خود اٹھے اور فرمایا کہ میں خود دروازہ کھولوں گا کیونکہ آپ دوست تو میرے مہمان ہیں اور ہمارے آقاؐ نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔

(سیرۃ طیبہ ص 110)

الغرض حضرت مسیح موعود کی سیرت و سوانح کا جتنا بھی مطالعہ کیا جائے یہ امر زیادہ سے زیادہ واضح ہوتا چلا جاتا ہے کہ آپ کو اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے بے پناہ عشق تھا جس کی مثال ہمیں اور کہیں نہیں ملتی۔

آخر پر میں حضرت مسیح موعود کے اس شعر پر اپنا مضمون ختم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی عشق رسولؐ کی زیادہ سے زیادہ منازل طے کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

یا رب صل علی نبیک دائما
فی ھذہ الدنیا و بعث ثان

(آئینہ کمالات اسلام ص 593)

یعنی اے میرے رب اپنے نبیؐ پر ہمیشہ درود بھیج اس دنیا میں بھی اور دوسرے عالم میں بھی (آمین)

اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار۔ رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزاروں برس تک نہیں مل سکتی تھی"۔

(سراج منیر صفحہ 72)

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

سیدہ حضرت چھوٹی آپا صاحبہ

ہم نے بچپن سے ہی حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی جو نظمیں سننی شروع اور زبانی یاد کیں ان میں ایک نظم تو تھی قرآن سب سے اچھا قرآن سب سے پیارا۔ قرآن دل کی قوت قرآن ہے سہارا۔ اور ایک نظم تھی جس کا خطاب حضرت میر صاحب نے اپنی بیٹی کے نام کیا تھا مرا نام ابا نے رکھا ہے۔ مریم۔ خدایا تو صدیقہ مجھ کو بنا دے۔ وہ عظیم وجود جس کا نام مریم صدیقہ تھا' جماعت میں چھوٹی آپا کے نام سے جانی جاتی تھیں۔ ان کا طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ موت سے کس کو رستگاری ہے۔ آج وہ کل ہماری باری ہے۔ سیدہ مریم صدیقہ کو چھوٹی آپا کیوں کہا جاتا تھا اس کے بارہ میں ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ صرف اتنا پتہ ہے کہ حضرت مصلح موعود کی زوجیت میں آنے کے بعد وہ جماعت کے ہر فرد کی آپا بن گئی تھیں۔ بہن بھی' ماں بھی! مہربان شفیق اور ہمدرد!

ہمیں سیدہ چھوٹی آپا سے پہلی بار تعارف برادر عزیز سید امین احمد کے ذریعہ حاصل ہوا۔ امین سیدہ کا سب سے چھوٹا بھائی تھا اس لئے انہیں عزیز اور رلاڈلا بھی بہت تھا۔ امین اکثر سیدہ موصوفہ کے شمائل کا تذکرہ اور ان کی شفقتوں کا ذکر کیا کرتا تھا۔ پھر چھوٹی آپا کی چھوٹی بہن امتہ الرفیق اورینٹل کالج میں داخل ہوئیں تو یہ محسوس ہونے لگا کہ اورینٹل کالج کے تمام طلبا اور طالبات سیدہ چھوٹی آپا کی دعاؤں کے سائے میں آگئے ہیں۔ ہم پر سیدہ چھوٹی آپا کی پہلی شفقت ہماری شادی کے روز ہوئی۔ ہماری بارات پیدل ہی گئی تھی ابھی گاڑیاں کرائے پر لینے دینے کا رواج نہیں ہوا تھا۔ سیدہ چھوٹی آپا رخصتی کی دعا میں شرکت کے لئے میرے سسرال میں تشریف لائیں تو دیکھا کہ دلہن کو رخصت کروا کر لے جانے کے لئے ہم نے ابا جی کے دفتر کی جیپ مستعار لے رکھی ہے کیونکہ اس روز کالج کی گاڑی بھی کہیں باہر گئی ہوئی تھی۔ فرمانے لگیں یہ لڑکی جیپ میں کیسے جائے گی؟ میں واپس جا کر حضرت صاحب کی شیورلیٹ گاڑی بھیجتی ہوں چنانچہ تھوڑی ہی دیر بعد قریشی نذیر احمد صاحب حضرت صاحب کی گاڑی لے آئے اور اس میں ہم اپنی بیوی کو رخصت کروا کر لائے۔ یہ شفقت صرف ہم تک ہی محدود نہ تھی جہاں محسوس فرماتیں کہ گاڑی کی ضرورت ہے فوراً گاڑی بھیج دیتیں اور ضرورت مندوں کی دعائیں سمیٹتیں۔

سیدہ چھوٹی آپا کی ہمدردی کا مظاہرہ ہم نے اپنے پہلے بیٹے کی پیدائش کے موقعہ پر دیکھا۔ میری بیوی سینٹ رافیل ہسپتال لائلپور (فیصل آباد) میں داخل تھیں۔ بچے کے ساتھ ماں کے رحم میں بارہ تیرہ رسولیاں تھیں اس لئے پیدائش میں روک پیدا ہو رہی تھی جوں جوں وقت گذرتا جا رہا تھا ڈاکٹر پریشان ہوتے جا رہے تھے اور ماں کی جان کو خطرہ بڑھتا جاتا تھا۔ ہم بار بار سیدہ چھوٹی آپا کو دعا کے لئے فون کر رہے تھے خود بھی دعا کریں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں دعا کے لئے بھی عرض کریں۔ یہ جنوری 1965ء کا واقعہ ہے۔ آخر ڈاکٹروں نے آپریشن کا فیصلہ کیا۔ ہم نے سیدہ چھوٹی آپا کو اس فیصلہ کا بتایا اور دعا کی درخواست کی۔ آپریشن ہوا جس میں کئی گھنٹے صرف ہوئے۔ اس ہسپتال کی فرشتہ صفت ڈاکٹر الزبیتھ نے آپریشن کیا بڑی محنت سے رسولیاں نکالیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا زچہ اور بچہ دونوں کی جان بچ گئی۔ جب آپریشن کا نتیجہ معلوم ہوا میں نے فوراً سیدہ چھوٹی آپا کے نام کال بک کی۔ اتفاق سے کال میں بھی کچھ دیر ہو گئی جب کال ملی تو سیدہ چھوٹی آپا نے خود فون اٹھایا اور پہلا سوال یہ کیا زچہ و بچہ تو ٹھیک ہیں نا؟ ہم نے ساری کیفیت بتائی۔ فرمانے لگیں جب سے آپریشن شروع ہوا میں مسلسل دعا کر رہی تھی اور ہر آن میرے کان ٹیلیفون کی گھنٹی پر لگے ہوئے تھے کہ خدا کرے جلدی خیر کی خبر آئے۔ الحمدللہ کہ خیریت رہی۔ ہم نے کہا بیٹے کا نام بھی حضرت صاحب سے رکھوا دیں۔ فرمانے لگیں حضرت صاحب کی طبیعت ٹھیک ہوئی تو پوچھوں گی۔ چنانچہ اگلے روز بتایا حضرت صاحب نے بیٹے کا نام ماہر احمد رکھا ہے۔ میری بیوی کی علالت اور ہسپتال کے قیام کے دوران سیدہ چھوٹی آپا نے اتنی بے قراری کے ساتھ دعائیں کیں کہ ہم ان کے اس احسان سے کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ اتنا پیار اتنا بر کھا پیار!!

ہم اس بات پر فخر محسوس کرتے ہیں کہ سیدہ چھوٹی آپا کو ہمارے خاندان کے ساتھ اتنا پیار تھا اور ہم سے اور ہمارے بچوں سے اتنی شفقت فرماتی تھیں۔ ہماری بیگم کو ہمیشہ پیار سے گھر کے نام "جیدی" سے پکارتیں۔ یہاں سویڈن سے بھی ہم سیدہ چھوٹی آپا کو دعا کے لئے خط لکھتے رہتے تھے جواب ضرور دیتیں اور ہمیشہ ہماری بیگم کے نام پیار لکھتیں۔ میری بیوی بتاتی ہیں کہ جب ہمارا دل کا آپریشن ہونے والا تھا تو اس وقت سیدہ کو دعا کے لئے عرض کیا گیا سیدہ چھوٹی آپا نہ صرف دعا کرتی رہیں بلکہ روز کی خبر بھی پوچھتی رہیں کہ آپریشن کیسا ہوا اب طبیعت کیسی ہے؟

ایک بار ہم نے دعا کے لئے خط لکھا تو جواب میں لکھا کہ عزیز سید امین کا بھی بائی پاس ہوا ہے اس کے لئے بہت دعا کریں کیونکہ آپ اس مرض کی پیچیدگیوں سے آگاہ ہیں اس لئے آپ زیادہ درد سے دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امین' آپریشن میں بہت سی پیچیدگیوں کے باوجود' ٹھیک ہو گئے مگر کچھ برس بعد اچانک اسی مرض میں انتقال کیا۔ ہم نے سید میر محمود احمد صاحب کو سید امین احمد کی وفات پر تعزیت کا خط لکھا تو ساتھ ہی لکھا کہ "ہمیں رہ رہ کر خیال آ رہا ہے کہ سیدہ چھوٹی آپا نے یہ خبر کس دل سے سنی ہو گی؟ محترم میر صاحب کا جواب آیا کہ سیدہ موصوفہ کی طبیعت اتنی زیادہ علیل ہے انہیں امین کی وفات کی خبر دی ہی نہیں گئی۔ تب ہمیں اندازہ ہوا کہ سیدہ موصوفہ کی علالت کیا رخ اختیار کر چکی ہے۔ دعائیں تو بہرحال ان کے لئے دل سے نکلتی رہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی جتنی زندگی مقدر رکھی تھی وہ وقت بہرحال پورا ہونا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے آمین۔ کل ہم نے محترم سید محمود احمد ناصر اور صاحبزادی امتہ المتین کی خدمت میں جو تعزیت نامہ لکھا ہے اس میں بھی یہی لکھا کہ جنت کے دروازے پر دیگر بزرگوں کے علاوہ امین کو دیکھ کر سیدہ چھوٹی آپا حیران اور خوشی سے باغ باغ ہوئی ہوں گی کیونکہ امین کو اپنا بیٹا ہی سمجھتی تھیں اور وہ بھی ان سے ماؤں جیسے لاڈ کیا کرتا تھا!

سیدہ چھوٹی آپا غریبوں کی ہمدرد' بے کسوں کی دستگیری کرنے والی' بیماروں کی عیادت کرنے کو فرض جاننے والی تھیں۔ ہم نے کئی بار انہیں بیماروں کی عیادت کے لئے لوگوں کے گھروں میں جاتے دیکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی لمبی بیماری کی وجہ سے سیدہ موصوفہ کی گھر کی مصروفیات ہی اتنی بڑھی ہوئی تھیں کہ باہر کے فرائض کے لئے وقت نکالنا بہت ہی مشکل بلکہ ناممکن نظر آتا تھا مگر آپ ان فرائض سے ذرہ بھی غفلت کا مظاہرہ نہیں کرتی تھیں۔ لجنہ کی لمبے عرصہ تک صدر رہیں۔ گرلز کالج یعنی جامعہ نصرت کی ڈائریکٹرس رہیں۔ بچوں کے لئے ایک نیا سکول کھول دیا لجنہ کے دفتر کو ملٹی پرپز دفتر بنا دیا۔ تعلیمی سرگرمیوں میں تو خاص طور سے آگے تھیں۔ اپنے جاننے والوں کی شادی غمی میں شرکت کرنا جیسے اپنا فرض قرار دے رکھا تھا اور جاننے والے سب ہی تھے۔

ہمیں یاد ہے قادیان میں سیدہ حضرت اماں جان دور دور کے محلوں میں بھی عیادت یا تعزیت کے لئے تشریف لے جایا کرتی تھیں۔ ربوہ میں یہ کام سیدہ چھوٹی آپا نے کیا۔ جماعت کے ہر فرد کو یہ محسوس ہوتا تھا کہ اس کے سر پر کوئی چھتر سایہ ہے۔ سیدہ کی وفات سے ربوہ کے لوگ ایک مہربان سائبان سے محروم ہو گئے۔

سیدہ چھوٹی آپا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حرم میں تھیں اس ناطہ سے حضرت صاحب کی وفات کے بعد ان کے دو بیٹے خلافت کے مقام پر فائز ہوئے۔ ہم نے سیدہ موصوفہ کو امام کی اطاعت اور خدمت گزاری میں بھی منفرد پایا۔ لجنات کے جلسوں میں احترام امام ان کا خاص موضوع ہوتا تھا امام کے ساتھ والہانہ وابستگی رکھتی بھی تھیں اور دوسروں کو اسی والہانہ وابستگی کی تلقین فرمایا کرتی تھیں۔ ان کی رحلت سے ایسا وجود جماعت سے اٹھ گیا جس کی دعائیں جماعت کے ہر چھوٹے بڑے کے لئے وقف تھیں اور جسے جماعت کے ہر فرد کی بہبود کا ہر آن خیال رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضلوں کے سائے میں جگہ دے اور ان کی خدمت سلسلہ کو قبول فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماسٹر محمد ارشد صاحب

شیخ سعدیؒ اور انکی حکایات

آپ کا پورا نام شرف الدین اور سعدی تخلص تھا۔ آپ 606 ہجری میں ایران کے مشہور شہر شیراز میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب تاتاری صحرائے گوبی کو اپنے پاؤں تلے روندتے ہوئے ایران میں داخل ہوئے اور انہوں نے ایران کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی۔

شیخ سعدیؒ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی تھی۔ لیکن ابھی آپ کم عمر ہی تھے کہ آپ کے والد صاحب وفات پا گئے۔ اس کے بعد آپ بغداد چلے گئے اور وہاں پر مشہور عالم دین حضرت ابوالفرج عبدالرحمان جوزی سے تعلیم حاصل کی۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد شیخ سعدیؒ نے سیروسیاحت کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ نے مکہ معظمہ ‘مدینہ منورہ‘ شام فلسطین اور شمالی افریقہ تک کے علاقوں کی سیر کی۔ آپ نے دوران سفر قریباً چودہ بار حج بیت اللہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ طویل سیاحت کے بعد 665 ہجری کو واپس اپنے وطن آگئے اور باقی عمر ایک خانقاہ میں گزاری۔ آخر کار آپ نے 691 ہجری کو اسی خانقاہ میں وفات پائی آپ کا روضہ اقدس شیراز میں واقع ہے۔

حضرت شیخ سعدیؒ نے نظم ونثر میں اعلیٰ پائے کی بہت سی کتابیں لکھی ہیں لیکن آپ کی دو مشہور کتب ”گلستان اور بوستان“ کو جو آفاقی شہرت حاصل ہے وہ کسی اور کتاب کو حاصل نہیں۔ یہ دونوں کتب فارسی زبان میں لکھی گئی ہیں اور فارسی نثر میں شاہکار سمجھی جاتی ہیں۔ شیخ سعدیؒ نے اپنے سفر کے دوران پیش آنے والے واقعات‘ تجربات اور مشاہدات کو حکایات کی شکل میں لکھ دیا ہے۔ آپ نے بڑے بڑے مضامین کو کم سے کم الفاظ میں یوں بیان کر دیا ہے جیسے سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہو۔ آپ کی اس خوبی کا مقابلہ دنیا میں دوسرا کوئی ادیب نہیں کر سکتا۔ آپ کا لکھا ہوا ایک ایک لفظ امر ہو گیا ہے۔ اور رہتی دنیا تک لوگ اس سے فیض یاب ہوتے رہیں گے۔ شیخ سعدیؒ کی چند ایک حکایات درج ذیل ہیں۔

قیمتی موتی

بارش کا ایک ننھا سا قطرہ بادل سے ٹپکا۔ جب اس نے سمندر کی چوڑائی دیکھی تو بہت شرمندہ ہوا اور دل میں کہا کہ سمندر کے سامنے میری کیا حیثیت ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے تو میں نہ ہونے کے برابر ہوں۔ جب اس نے اپنے آپ کو حقارت کی نظر سے دیکھا تو ایک سیپی (صدف) نے اس کو اپنے منہ میں لے لیا اور دل وجان سے اس کی پرورش کی۔ تھوڑے دنوں کے بعد یہ قطرہ ایک بیش بہا قیمتی موتی بن گیا تھا اور بادشاہ کے تاج کی زینت بنا۔

ناخلف بیٹا

شیخ سعدیؒ کہتے ہیں کہ شہر ”دیار بکر“ میں میں ایک بڈھے کا مہمان تھا۔ جس کے پاس بہت دولت تھی اس کا ایک خوبصورت نوجوان لڑکا تھا جس سے اس کو بے حد محبت تھی۔ ایک رات کہنے لگا کہ ساری عمر میں میری یہی ایک اولاد تھی۔ جنگل میں ایک درخت ہے لوگ اپنی مرادیں مانگنے کے لئے اس درخت کے پاس جاتے ہیں۔ میں نے بھی بہت سی طویل راتیں اس درخت کے پاس جا کر گزاری ہیں اور خدا سے رو رو کر دعا کی ہے جس کے نتیجے میں مجھے یہ فرزند نصیب ہوا ہے۔ اسی دوران میں نے سنا کہ وہ لڑکا چپکے چپکے دوستوں کو کہہ رہا تھا کہ اے کاش مجھے اس درخت کا علم ہوتا۔ تاکہ میں وہاں جا کر دعا کرتا کہ اس بڈھے سے میری جان چھوٹ جائے۔

احسان

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ”مشائخ کبار“ میں سے ایک کے پاس شکایت کی ”فلاں نے میرے خلاف شرانگیز جھوٹی گواہی دی ہے“ انہوں نے فرمایا کہ ”تو اس کے ساتھ نیکی کر تاکہ وہ شرمندہ ہو“

(تو برے آدمی کے ساتھ نیک روش اختیار کر تاکہ اس میں تیری عیب چینی کی طاقت نہ رہے)

دکھاوے کی نماز

ایک عبادت گزار شخص کو بادشاہ نے کھانے کی دعوت دی۔ جب سب کھانے پر بیٹھے تو اس شخص نے بہت کم کھانا کھایا اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو اس نے اپنے معمول سے زیادہ نماز پڑھی مقصد یہ تھا کہ لوگ اس کو بڑا کم خوراک اور عابد و زاہد سمجھیں۔ جب وہ اپنے گھر واپس آیا تو کھانا طلب کیا اس کا ایک سمجھدار بیٹا تھا اس نے کہا کہ ”میں نے ان کے سامنے کم کھایا تاکہ کام آئے“ لڑکے نے کہا تو ”پھر آپ نماز بھی دوبارہ پڑھ لیں“ اس لئے کہ آپ نے کچھ نہ کیا جو کام آسکے (یعنی آپ کی دکھاوے کی نماز اکارت گئی)

گستاخی

مجھے یاد ہے کہ ایک دن جوانی کے زور میں ماں کے ساتھ گستاخی سے پیش آیا تھا۔ اس پر وہ بے چاری رو کر بولی ”اگر تو اپنا بچپن نہ بھولتا تو یہ گستاخی نہ کرتا۔“

قیامت کا دن

میں نے ایک اعرابی کو دیکھا کہ اپنے بیٹے سے کہہ رہا تھا کہ ”اے فرزند قیامت کے دن تجھ سے پوچھا جائے گا کہ تو نے (دنیا میں) کیا کیا۔ یہ نہ پوچھا جائے گا کہ تیرا نسب کیا ہے۔“

اولاد کی تربیت

شیخ سعدیؒ سے پوچھا گیا کہ اولاد کی تربیت کیسے کرنی چاہئے انہوں نے فرمایا۔

(1) جب بچے کی عمر دس سال سے زیادہ ہو جائے تو اس کو نامحرموں اور ایروں غیروں میں نہ بیٹھنے دے۔

(2) اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا نام باقی رہے تو اپنی اولاد کو اچھے اخلاق کی تعلیم دے۔

(3) اگر تجھ کو اپنے بچے سے بہت زیادہ محبت ہے تو اس سے زیادہ لاڈ پیار مت کر۔

(4) بچے کو استاد کا ادب سکھاؤ اور اس کو استاد کی سختی سہنے کی عادت ڈالو۔

(5) بچے کی تمام ضرورتیں خود پوری کرو اور اس کو عمدہ سے عمدہ رکھو تاکہ وہ دوسروں کی طرف نہ دیکھے۔

(6) بچوں پر کڑی نگرانی رکھو تاکہ وہ بری صحبت میں نہ بیٹھیں۔

(7) بچے کو ہنر سکھاؤ اگر وہ ہنرمند ہو گا تو برے دنوں میں بھی کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی بجائے اپنے ہنر سے کام لے گا۔

شکل وصورت

ایک شخص کا رنگ سیاہ تھا۔ ایک دن کسی نے اس کی سیاہ رنگت کا مذاق اڑایا۔ اس نے اسے ایسا دندان شکن جواب دیا کہ وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔ ”میں نے اپنی صورت خود نہیں بنائی ہے تو اسے میرا عیب گن رہا ہے گویا میں نے کوئی برا کام کیا ہے۔ تجھے میری صورت سے کیا مطلب آخر برے اور اچھے نقش بنانے والا تو میں نہیں ہوں“۔

کسی کی شکل وصورت پر طعنہ زنی نہ کرو

ایک شخص کا رنگ سیاہ تھا ایک دن کسی نے اس کی سیاہ رنگت پر پھبتی کسی۔ اس نے اسے ایسا دندان شکن جواب دیا کہ وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا کہا کہ۔

نہ من صورت خویش خود کردہ ام
کہ عیبم شماری کہ بدکردہ ام
ترا بامن از زشت رویم چہ کار
نہ آخر منم زشت و زیبا نگار

میں نے اپنی صورت خود نہیں بنائی ہے تو اسے میرا عیب گن رہا ہے گویا میں نے کوئی بُرا کام کیا ہے تجھے میری بدصورتی سے کیا مطلب آخر بُرے اور اچھے نقش بنانے والا میں تو نہیں ہوں۔

روزی کے معاملے میں اللہ پر بھروسہ رکھو

ایک شیر خوار بچے کے دانت نکل رہے تھے اور اس کا مفلس باپ اس فکر میں غلطاں تھا کہ اس بچے کے لئے روزی کہاں سے لاؤں گا۔ یہ تو انسانیت سے بعید ہے کہ اس کو چھوڑ کر بھاگ جاؤں اس نے یہ بات اپنی بیوی سے کہی اس بلند ہمت خاتون نے کیا خوب جواب دیا۔

مخور ہول ابلیس تاجاں دہد
ہماں کس کہ دندان دہد نان دہد

شیطان تمہارے دل میں وسوسہ ڈال رہا ہے کہ بچہ بھوک سے مر جائے گا۔ اس کی بات سن کر گھبراؤ نہیں اور یاد رکھو کہ جس نے دانت دئے ہیں وہی روزی بھی دے گا۔

احسان کے ذریعہ دلوں کا شکار کرو

شیخ سعدیؒ کہتے ہیں کہ میں کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں ایک نوجوان کو دیکھا جو ایک بکری کی رسی پکڑے ہوئے تھا۔ اور بکری اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ رسی کی برکت ہے ورنہ یہ بھاگ جاتی۔ نوجوان نے اس کی رسی کھول دی اور دائیں بائیں چلنا شروع کر دیا۔ وہ جدھر کا رخ کرتا بکری بدستور اس کے پیچھے پیچھے جاتی۔ میں نے تعجب کا اظہار کیا تو نوجوان نے کہا۔

”میرے بزرگ رسی اس کو میرے پیچھے نہیں لائی۔ بلکہ احسان کا پھندا اس کے گلے میں پڑا ہوا ہے۔ جو اس کو کہیں بھاگنے نہیں دیتا۔ آپ کو معلوم نہیں کہ یہ روزانہ میرے ہاتھ سے جو اور سبز چارہ کھاتی ہے۔“

بداں را نوازش کن اے نیک مرد
کہ سگ پاس دارد چو نانِ تو خورد

اے نیک آدمی بروں پر مہربانی کر۔ کتا جب تیری روٹی کھاتا ہے تو تیری حفاظت کرتا ہے۔

دنیا دل لگانے کی جگہ نہیں ہے

ایک صاحب دل نے ایک چھوٹا سا معمولی مکان بنوایا کسی نے اس سے کہا کہ آپ تو صاحب حیثیت تھے اس سے بہتر مکان بنوا سکتے تھے۔ اس نے کہا بھائی اس قصے کو چھوڑو۔ انسان ہر وقت پا بر کاب ہے یہ زمین مکان وغیرہ سب یہیں پڑے رہ جائیں گے۔

نہ از معرفت باشد و عقل ورائے
کہ بر رہ کند کاروانِ سرائے

عقل اور رائے اور دانائی کی یہ بات نہیں ہے کہ مسافر راستہ میں گھر بنا کر بیٹھ جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم عبدالرشید صاحب۔ شیخوپورہ

محترم چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب (انجینئر)

خاکسار 1995ء میں محکمہ انہار سے بطور سپرنٹنڈنٹ ریٹائرڈ ہوا۔ اور اس وقت محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے شیخوپورہ میں زعیم اعلیٰ انصاراللہ شہر و سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع شیخوپورہ سلسلہ احمدیہ کی خدمات کی توفیق پا رہا ہے۔ الحمدللہ۔ چونکہ محترم چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب مرحوم ومغفور بھی محکمہ انہار میں ایگزیکٹو انجینئر تھے اور ساتھ کئی جماعتی عہدوں پر بھی سلسلہ کی خدمات ادا کرتے رہے لہٰذا خاکسار کا ان سے نہایت ہی قریبی محکمانہ و جماعتی تقریباً بیس بائیس سال تعلق رہا۔ وہ امام وقت امیر صاحب ضلع اور مرکز سے آمدہ احکامات کی اطاعت اپنی ذات میں کرنا اور دیگر عہدیداران جماعت سے کروانا اپنا فرض منصبی سمجھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے اطاعت ہی میں برکت ہے۔ شیخوپورہ میں تمام تر تعیناتی کا عرصہ محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب مرحوم و مغفور سابق امیر ضلع کے قریب رہے اور ان کے ہر حکم کی اطاعت میں ہمہ وقت تن دہی سے کمربستہ رہے۔

محکمانہ فرائض سے فراغت کے بعد چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب کی صحبت اکثر وبیشتر مل جاتی۔ فرمایا کرتے تھے کہ نظام وصیت میں داخل ہونے کے بعد انہوں نے اپنی ذات میں ایک واضح تبدیلی اللہ تعالیٰ کے ایک حکم ھم عن اللغو معرضون (جو لغو سے اعراض کرنے والے ہیں) پہ عمل کے نتیجہ میں پائی وگرنہ دنیاوی معاملات میں جھکاؤ کلیتاً دنیاوی ہی رہتا۔ چوہدری صاحب مرحوم و مغفور کی ترغیب پر خاکسار اور میری اہلیہ صاحبہ کو بھی وصیت کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ اسی ضمن میں احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ جہاں وہ حضرت مسیح موعود کی دیگر کتب کا مطالعہ کریں وہاں رسالہ "الوصیت" کا بھی بغور مطالعہ فرماویں اور نظام وصیت سے منسلک ہونے کی سعی کریں جو جاودانی حیات کا منبع ہے۔

یوں تو خاکسار کے ساتھ چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب مرحوم ومغفور کی حسن معاشرت کی ایک لمبی تفصیل ہے جو ایک نشست میں بیان سے باہر ہے ان میں سے صرف چند ایک ازدیاد ایمان کے لئے اور جو اوصاف حمیدہ چوہدری صاحب کی ذات میں پنہاں تھے اجاگر کرنے کے لئے پیش خدمت ہیں اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس دنیا سے رخصت ہونے والے بھائی کے ساتھ اپنی جنت الفردوس میں خصوصی امتیازی سلوک فرمائے اور اعلیٰ علیین مقام عطا فرماوے اور ہم سب کو اور خصوصاً لواحقین کو صبر و اجر عطا فرماوے اور ان کے حسنات کا وارث بنائے آمین ثم آمین۔

1964ء کے لگ بھگ خاکسار بنگلہ نہر شیخم (پتوکی) متعین تھا۔ اور میرے ساتھ ایک دوست سید مہدی حسن شاہ صاحب (جو شیعہ مسلک رکھتے ہیں) بی۔ ایس لنک ڈویژن میں تھے۔ ہم دونوں کا تعلق شیخوپورہ سے تھا۔ محکمہ ٹیوب ویل نے جو محکمہ انہار کی ایک شاخ ہے۔ شیخوپورہ میں چند اہلکاروں کی خدمات مستعار مانگیں۔ ہم دونوں نے اپنی رضامندی محکمہ ٹیوب ویل میں لکھدی اگلا مرحلہ یہ تھا کہ ہمارا ذاتی محکمانہ ریکارڈ یعنی پرسنل رجسٹر اور سروس بک محکمہ ٹیوب ویل نے ہماری سلیکشن کیلئے طلب کیا جو آسانی سے دستیاب نہ تھا۔ سید مہدی حسن شاہ صاحب قبل ازیں چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب کے ماتحت رہ چکے تھے۔ اور خاکسار سے ایسا محکمانہ سابقہ نہ تھا حالانکہ بطور احمدی اور فرد جماعت دیرینہ تعلق تھا۔ محکمانہ ریکارڈ کے بارہ میں محترم چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب نے لکھا کہ سید مہدی حسن شاہ میرا ماتحت رہا ہے اسکا محکمانہ ریکارڈ اچھا ہے اور خاکسار کے بارہ میں لکھا کہ ویسے میں عبدالرشید کو جانتا ہوں مگر اسکی محکمانہ خدمات و ریکارڈ سے واقف نہ ہوں۔ نتیجتاً سید مہدی حسن شاہ صاحب کی سلیکشن اسی وقت ہوگئی اور خاکسار کو اپنا محکمانہ ریکارڈ ڈھونڈنے اور مہیا کرنے میں مزید پندرہ بیس دن کی جا بجا مسلسل کوشش کرنا پڑی جس کے لئے چوہدری صاحب نے معذرت بھی کی مگر کسی جماعتی تعلق کو خاطر میں لاتے ہوئے اصول کو نہیں توڑا باوجود خاکسار سے دلی ہمدردی کے جس کو اس وقت کے دیگر غیر از جماعت دوستوں نے جن کے علم میں یہ بات تھی چوہدری صاحب کی ایمانی قوت کا حصہ قرار دیا اور چوہدری صاحب کا یہ عمل جس سے خاکسار کو وقتی پریشانی اور تکلیف تو ہوئی مگر آج بھی یہ واقعہ ان کی اصول پرستی اور ایمانداری کا واضح مظہر ہے اور یہی اصول انہوں نے اپنی ذات میں بھی روا رکھا حالانکہ اپنے بڑے بھائی ڈاکٹر محمد عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ کے توسط سے متعدد مفادات حاصل کرسکتے تھے۔

چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب۔ محکمہ انہار میں ایس۔ڈی۔او (S.D.O) تھے اور محکمہ ٹیوب ویلز میں بطور ایگزیکٹو انجینئر فرائض انجام دے رہے تھے۔ ایکسین (EX.E N) کی تنخواہ نہ مل سکتی تھی جب تک محکمانہ اصطلاح میں پروفارما پروموشن (Proforma Promotion) کے آرڈر نہ ہوجائیں۔ جس میں اے جی آفس لاہور کے متعلقہ اہلکار ذاتی منفعت کی خاطر حارج تھے اور مختلف اعتراضات کی بنا پر معاملہ التوا میں ڈال رہے تھے چوہدری صاحب نے خاکسار اور عزیز احمدی دوست (محترم ناصر احمد صاحب عباسی مرحوم ومغفور) جو اس وقت اکاؤنٹنٹ تھے کو معاملہ کے حل کے لئے اے۔ جی آفس لاہور بھیجا۔ متعلقہ اہلکار کا کچھ تقاضا تھا جو محترم ناصر احمد صاحب عباسی ادا کرنے پر راضی ہوگئے۔ مگر خاکسار نے مزاحمت کی کہ جب تک صورت حال سے چوہدری صاحب کو آگاہی نہ ہو تقاضا پورا نہ کیا جاوے۔ واپسی پر چوہدری صاحب کو ماجرا سنایا۔ تو ہمارے اس عمل پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اپنے خدا کے حضور سودا پیش کرتے ہیں اور دعا کے لئے سب حاضرین مجلس کو درخواست کی۔ کچھ ہی دیر بعد اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تنخواہ کا معاملہ حل ہوگیا جس کے نتیجے میں کچھ بقایاجات موصول ہوئے۔ چوہدری صاحب نے خاکسار اور محترم ناصر احمد صاحب عباسی کو کچھ رقم دیتے ہوئے بیت الاحمدیہ کے لئے ایک بڑے سائز کا پیڈسٹل فین لانے کو کہا۔ چونکہ شیخوپورہ میں ایسی سہولت موجود نہ تھی لہٰذا ہم دونوں نیشنل فیکٹری شاہدرہ پہنچے اور ایک بڑے سائز کا پیڈسٹل فین خریدا۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج بھی بیت الاحمدیہ شیخوپورہ کی زینت ہے اور چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب کی قبولیت دعا کا زندہ نمونہ اور ثبوت اور صدقہ جاریہ ہے اور ان کے متوکل ہونے کا بیّن نشان ہے۔ ماشاءاللہ۔

اسی طرح توکل کا ایک واقعہ جو چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب کی ذات سے ہمیشہ وابستہ رہے گا پیش خدمت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا دور تھا۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں چوہدری صاحب نے ارادہ کیا کہ خصوصیت سے آخری تین دن کا درس القرآن بیت المبارک ربوہ میں سنا جائے۔ اسی نیک ارادہ کی تکمیل کے لئے چوہدری صاحب نے چھٹی کی درخواست دی جو محکمہ کے آفیسر بالا ایس۔ای۔ صاحب نے نامنظور کردی اور انہیں ایام میں خصوصیت سے چوہدری صاحب کے علاقہ کا دورہ رکھ لیا اور ہدایت کی کہ چوہدری صاحب بھی دورہ میں S.E صاحب موصوف کے ساتھ شامل ہوں گے۔ چھٹی کی ان شرائط کے ساتھ نامنظوری لامحالہ چوہدری صاحب کی طبیعت پر نہایت ہی گراں گزری اسی روز نماز مغرب پہ بیت الاحمدیہ میں حاضر ہوئے۔ تمام حالات سے حاضرین کو آگاہ کرکے دعا کی درخواست نہایت ہی پرجوش انداز میں کی۔ محترم سعید احمد صاحب اظہر جو اس وقت بھی شیخوپورہ میں مربی سلسلہ تھے نے چوہدری صاحب کو سمجھانے کی کوشش میں کچھ اس طرح فرمایا کہ بعض دفعہ انسان کسی نیکی کو اپنی ذات میں بہتر سمجھتا ہے اور اولیت دیتا ہے مگر مشیت ایزدی کچھ اور ہوتی ہے مگر چوہدری صاحب مرحوم ومغفور ایسی نصیحتوں کو طفل تسلیاں سمجھتے ہوئے راضی نہ ہوئے اور جوش میں فرمانے لگے کہ مربی صاحب میرا ارادہ نیک ہے اور خدا دلوں کے بھیدوں سے واقف ہے۔ ابھی رمضان ختم ہونے میں ہفتہ سے زائد باقی ہے۔ اگر میری چھٹی منظور نہ ہوئی تو نوکری کی پرواہ کئے بغیر ربوہ میں حضور کا درس ضرور سنوں گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ اور آفیسر موصوف کے دورہ میں ہرگز شامل نہیں ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ کی عجیب کرشمہ گری ہے وہ ذات باری اپنے متوکلین کا بھرم رکھتی ہے۔ اگلے چند روز پتہ نہیں آفیسر (S.E) موصوف کے کیا حالات ہوئے۔ اس نے محترم چوہدری کو بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع دی کہ میرا دورہ منسوخ آپ کو چھٹی پہ جانے کی اجازت ہے۔ اللہ اللہ محترم چوہدری صاحب ٹیلیگرام ہاتھ میں لئے بیت الاحمدیہ تشریف لاتے ہیں اور نہایت ہی بشاشت سے ٹیلیگرام لہراتے ہوئے باآواز بلند فرمانے لگے دیکھیں مربی صاحب ہمارا خدا زندہ ہے اور ہماری نیک خواہشات کس طرح پوری کرتا ہے۔ یہ واقعہ حاضرین کے لئے بھی ازدیاد ایمان باعث ہوا۔ اور آج بھی آپ کے کامل توکل کا آئینہ دار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا توکل نصیب کرے۔ آمین

اسی دوران ایک جمعہ کے روز خاکسار ایک محکمانہ کام کے سلسلہ میں ایمپورٹ ایکسپورٹ کے دفتر میں جو ڈیوس روڈ پر واقعہ تھا حاضر ہوا۔ خاکسار اب بھی بفضلہ تعالیٰ گھر ہی سے ایک پروگرام ذہن میں بنا کر چلتا ہے کہ اگر وقت نماز گھر سے باہر آئے تو کس قریبی سنٹر یا بیت میں ادا کرنی ہے۔ مصمم ارادہ کے ساتھ شیخوپورہ سے چلا کہ دفتری امور کی ادائیگی کے بعد دارالذکر لاہور میں جمعہ کی نماز ادا کرے گا۔ دفتر ہذا کے واش روم میں طہارت کے لئے داخل ہوا تو اندر گھپ اندھیرا تھا۔ فرش ٹوٹا ہونے کے باعث پاؤں گندے پانی میں شڑاپ سے پڑا۔ گندہ پانی میرے تمام کپڑوں کو تر کرتا ہوا چھینٹے تمام چہرہ پر بھی وافر مقدار میں پڑے۔ اس طرح کہ اپنے آپ سے خاکسار کو گھن آنے لگی۔ بڑی مشکل سے چہرہ اور کپڑوں کو بساط کے مطابق صاف کیا۔ طبیعت میں نہایت ہی انقباض پیدا ہوا اور جمعہ کی نماز کا ارادہ ترک کرکے نہایت ہی افسردہ حالت میں ریلوے سٹیشن کا رخ کیا۔ دل میں عجیب عجیب خیالات تھے کہ اتنے میں محترم چوہدری صاحب کی معروف کار (S.A.1718) میرے نہایت ہی قریب فٹ پاتھ کے ساتھ رکی اور فرمانے لگے حضرت مولانا کیا جمعہ پڑھنے کا ارادہ نہیں (پیار سے چوہدری صاحب مجھے حضرت مولانا کہا کرتے تھے) میں نے جواب دیا نہیں۔ زور سے فرمایا استغفراللہ..... اور ساتھ ہی کار کا دروازہ کھولتے ہوئے متغیر چہرے سے وجہ پوچھی۔ خاکسار نے ماجرا سناتے ہوئے جواباً عرض کیا کہ کپڑے پلید ہیں۔ متبسم چہرے سے فرمایا صرف کپڑے ہی پلید ہیں۔ کہیں دل تو پلید نہیں ہوا۔ خاکسار کو کار میں بٹھا کر دارالذکر کی جانب روانہ ہوئے اور نہایت ہی احسن رنگ میں پلیدی اور پاکی کے مسئلہ پر روشنی ڈالی۔ پتہ چلا کہ ایسی استثنائی صورت میں اپنی بساط کے مطابق صفائی ہی کافی و شافی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ چوہدری صاحب کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ کس شان اور جذبہ سے انہوں نے خاکسار کی تربیت و رہنمائی فرمائی جو بہتوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ وہ ہمیشہ ایسے موقعوں کے متلاشی تھے اور یہ جذبہ انہیں اپنے عالی مرتبہ بزرگوار والد صاحب سے ورثہ میں ملا تھا۔ ماشاءاللہ۔

کیلکولیٹر

پاکٹ کیلکولیٹر (Calculator) جس نے موجودہ دور میں بہت آسانیاں پیدا کیں 1948ء میں تین امریکی سائنسدانوں نے ایجاد کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ قرۃ العین لبنیٰ صاحبہ بنت مکرم انعام اللہ قریشی صاحب مرحوم گولبازار ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم انعام احمد خان صاحب فیصل آباد ابن مکرم ملک مشتاق احمد خان صاحب مرحوم بجق مہر -/200000 روپے محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے ایوان محمود میں مورخہ 99-11-14 کو پڑھا۔ عزیزہ قرۃ العین کے بھائی مکرم نوید احمد صاحب بطور ولی تھے۔

اسی روز تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب نے دعا کروائی۔ اگلے روز فیصل آباد میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ عزیزہ قرۃ العین مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت کی بھانجی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ رضوانہ ریاض اکبر صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر ریاض احمد اکبر صاحب حال آسٹریلیا کے نکاح کا اعلان مکرم انصر حبیب خان ابن مکرم حبیب احمد خان صاحب آف ملتان کے ساتھ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے 5۔ نومبر 1999ء کو بیت السلام ملتان میں ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔

انصر حبیب نور احمد خان صاحب امرتسری کا پوتا اور مکرم شیخ مظفر الدین صاحب مرحوم سابق امیر پشاور کا پڑپوتا ہے۔

دولہا، دولہن دونوں مکرم ڈاکٹر خلیل الرحمان صاحب سابق امیر ضلع ملتان کے نواسہ نواسی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

○ مکرمہ ڈاکٹر سارہ لطیف صاحبہ بنت مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب کی تقریب نکاح مورخہ 10۔ نومبر 1999ء کو کارگلہ ہوٹل اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ عزیزہ کا نکاح ڈاکٹر فرید احمد افضل صاحب ابن مکرم ڈاکٹر ایف اے افضل صاحب سابق چیف سائینٹیفک آفیسر نیلور اسلام آباد کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے پڑھا۔

عزیزہ ڈاکٹر سارہ لطیف صاحبہ مکرم میاں فضل الرحمٰن بسمل (مرحوم) سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کی پوتی اور مکرم ماسٹر عطاء اللہ خان صاحب مرحوم ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کی نواسی ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین اور سلسلہ کے لئے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ بارانی انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی۔ راولپنڈی نے مندرجہ ذیل پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

BCS آنرز (4 سال)
BIT آنرز (4 سال)
MCS (2 سال)

MIT + ماس کمیونیکیشن (2 سال)

بیچلر پروگرام میں داخلہ کے لئے کم از کم F.Sc پری انجینئرنگ اور ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کے لئے بیچلر ہونا ضروری ہے۔ داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔

داخلہ فارم ادارہ واقع مری روڈ۔ راولپنڈی۔ فون 9290406 92090407- سے دستیاب ہیں۔ آخری تاریخ دسمبر 10۔ ہے۔ ٹیسٹ دسمبر 12 کو ہے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ نصرت جہاں صاحبہ بابت ترکہ مکرم رانا رفاقت احمد خان صاحب)

محترمہ نصرت جہاں صاحبہ ساکنہ مکان نمبر 2/2 فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم رانا رفاقت احمد خان صاحب ابن مکرم برکت علی خان صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 2/2 فیکٹری ایریا ربوہ کل رقبہ 2 کنال میں سے ایک کنال ان کے نام الاٹ شدہ ہے۔ ان کا یہ حصہ ان کے دو بیٹوں مکرم رانا احمد شجاع صاحب اور مکرم رانا احمد ضیاء صاحب کے نام بحصہ برابر منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم رانا احمد شجاع صاحب (پسر)
3۔ مکرم رانا احمد ضیاء صاحب (پسر)
4۔ محترمہ مدیحہ نصرت صاحبہ (دختر)
5۔ محترمہ صبیحہ شوکت صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

چینی بحری جہاز ڈوب گیا

چین کے مشرقی سمندر میں چین کا ایک بحری جہاز آگ لگنے کے بعد تباہ ہو کر ڈوب گیا جس سے 140- مسافر ہلاک ہو گئے۔ جہاز پر 300 سے زائد افراد سوار تھے۔ جن میں سے 150 لاپتہ ہیں۔ صرف 40- افراد کو بچایا جا سکا ہے۔ لاپتہ افراد کے بارے میں شبہ ہے کہ وہ بھی ڈوب گئے ہونگے۔ شدید سمندری طوفان کا باعث آگ پر قابو نہیں پایا جا سکا۔ امدادی ٹیمیں جہاز کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ لاشوں کی تلاش کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ لائف بوٹس کے ذریعے جان بچانے کی کوشش کرنے والے ساری رات یخ پانی اور سرد ہواؤں کا شکار ہونے کے بعد ہلاک ہوئے۔

حالات پھر سرد جنگ کی طرف

امریکی وزیر خارجہ مسز البرائیٹ نے کہا ہے کہ چیچنیا کے خلاف جارحیت کے نتیجے میں امریکہ کے روس سے تعلقات پھر سرد جنگ کی طرف جا رہے ہیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ آئی ایم ایف کے ذریعے روس کو قرضے ملیں گے۔ اس کا چیچنیا کی صورت حال سے کوئی تعلق نہیں۔ بین الاقوامی برادری کے مطالبات پر توجہ نہ دی گئی تو روس دنیا میں تنہا رہ جائے گا۔

امریکی میزائل تائیوان کو دینے پر تشویش

چین نے کہا ہے کہ امریکی میزائل ڈیفنس سسٹم تائیوان کی آزادی کیلئے استعمال ہو گا۔ چین نے اس پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مجوزہ میزائل سسٹم عالمی فوجی توازن بگاڑ دے گا۔ ایشیا کا علاقائی استحکام متاثر ہو گا امریکہ اپنا میزائل ڈیفنس سسٹم چین دشمنی کے لئے استعمال کرے گا۔ امریکہ اور تائیوان کے فوجی تعاون پر تشویش ہے۔

آچے میں ریفرنڈم کے لئے مظاہرہ

جکارتہ میں شورش زدہ صوبے آچے سے تعلق رکھنے والے ہزاروں علیحدگی پسندوں نے اپنے صوبے میں ریفرنڈم کروانے کے لئے پارلیمنٹ کی بلڈنگ کے سامنے مظاہرہ کیا۔ مشتعل مظاہرین پارلیمنٹ کی لابی تک پہنچ گئے۔ مظاہرین انڈونیشیا سے آزادی حاصل کرنے کے حق میں نعرے لگاتے رہے مظاہرہ پر امن رہا۔ مظاہرہ اس وقت ہوا جب جنرل درانتو فوج کی طرف سے انسانی حقوق کی پامالی کے متعلق سوالات کا جواب دینے کے لئے پارلیمنٹ میں داخل ہوئے۔

مسجد کی تعمیر پر اختلافات

نذارت میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھے جانے کے مسئلے پر مسلمانوں میں ہی اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ یاسر عرفات یروشلم پر ویٹی کن کی حمایت کے بدلے میں مسجد کی تعمیر رکوانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سعودی عرب نے بھی متبادل جگہ پر مسجد بنانے کی تجویز پیش کر دی ہے۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ یاسر عرفات اس سلسلے میں مداخلت نہ کریں۔ مسجد کی تعمیر سے مسلم عیسائی منافرت کی بنیاد رکھنے کے متعلق ویٹی کن کا الزام سچائی کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ 70 فیصد مسلم آبادی والے شہر نذارت کے مسلمانوں کا موقف یہ ہے کہ یاسر عرفات کو مسجد کی تعمیر رکوانے کا کوئی حق نہیں۔ چار منزلہ مسجد ضرور بنائیں گے۔

ہیلری کی غیر حاضری

نیویارک میں نئی صدی کی تقریبات سے ہیلری کی غیر حاضری ان کے سیاسی نقصان کا سبب بنے گی۔ نیویارک کے ذرائع ابلاغ سیاسی شخصیات کی عوامی تقریبات میں شرکت کو خاصی اہمیت دیتے ہیں۔ 2000ء کے آغاز پر نیویارک ٹائمز سکوائر میں ہونے والی تقریبات کے مہمان خصوصی ہیلری کے مخالف میئر روڈلف ہونگے۔

فلپائن میں ہیلی کاپٹر گر کر تباہ

فلپائن میں ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہونے سے 8- افراد ہلاک ہو گئے۔ ہیلی کاپٹر کا رابطہ سارا دن کنٹرول روم سے منقطع رہا۔ ماہرین ڈیم کے معائنے کے لئے جا رہے تھے کہ حادثہ پیش آگیا۔ ہیلی کاپٹر ایک پرائیویٹ کمپنی کی ملکیت تھا۔

کیتھ سٹار کی آمدن کم ہو گئی

صدر کلنٹن کو سزا دلوانے میں ناکامی کا شکار ہونے والے کیتھ سٹار کی آمدن کم ہو گئی ہے۔ مونیکا کلنٹن سکینڈل کی تحقیقات کے دوران کیتھ سٹار 20 لاکھ ڈالر سالانہ کمایا کرتے تھے۔ قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ کیتھ میں اب پہلے جیسی قابلیت نہیں رہی۔ تاہم اب ایک فرم نے ان کو 8 لاکھ ڈالر سالانہ کی پیشکش کی ہے۔

ایران سے اچھے تعلقات کی خواہش

مسز البرائٹ نے کہا ہے کہ کشیدگی کے باوجود ایران سے اچھے تعلقات چاہتے ہیں باوجود اس کے کہ ایران نے اچھے تعلقات کی کوششوں کو ٹھکرایا ہے۔ ہم اپنی پالیسی پر گامزن رہیں گے۔

درخواست دعا

مکرم محمود احمد باجوہ صاحب کارکن الفضل ربوہ کا بھتیجا مکرم بشیر احمد ولد مکرم نذیر احمد صاحب داتا زید کا ضلع سیالکوٹ ہائی بلڈ پریشر اور پیٹ کی بیماری کی وجہ سے سخت بیمار ہے اور شیخ زید ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ عزیزم کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 26 نومبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت ۱۱ درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 27-نومبر۔ غروب آفتاب۔ 5-07
اتوار 28-نومبر۔ طلوع فجر۔ 5-20
اتوار 28-نومبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-45

سوبار پھانسی چڑھنے کو تیار ہوں

پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ اور نواز شریف کے چھوٹے بھائی میاں شہباز شریف کو بھی انسداد دہشت گردی کی عدالت میں پیش کر دیا گیا۔ ان کے ساتھ احتساب سیل کے سابق سربراہ سیف الرحمان بھی تھے۔ میاں شہباز شریف نے عدالت میں کہا کہ میں نے کوئی جرم نہیں کیا۔ سو بار پھانسی چڑھنے کو تیار ہوں۔ عدالت نے ان سے پوچھا کہ آپ پر تشدد تو نہیں ہوا۔ میاں شہباز شریف نے کہا کہ ڈیڑھ ماہ سے مجھے آسمان دیکھنا نصیب نہیں ہوا۔ نہیں معلوم کیا کیا الزامات لگائے گئے ہیں۔ قوم کو کیا بتایا اور کیا چھپایا گیا ہے۔ تمام حقائق سامنے لائیں گے میں نے نواز شریف کو خود کہتے سنا جہاز کراچی اترنے دو۔

قومی خدمات کا تذکرہ

شہباز شریف نے عدالت میں اور عدالت سے باہر صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس لئے پکڑا گیا ہے کہ میں نے پنجاب کے عوام کے لئے کام کیا۔ قبضہ گروپ ختم کئے۔ سرکاری زمینیں خالی کرائیں۔ انہوں نے کہا کہ میں 12- اکتوبر سے قید ہوں۔ کوئی چارج شیٹ نہیں دی گئی۔ کمر کے درد کا مریض ہوں۔ مجھے سوئمنگ کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ میسر نہیں۔ میں نے کہا تیز چلنے کی اجازت دیں وہ بھی نہ ملی۔ مری لے جا کر گورنر ہاؤس کی انیکسی میں رکھا گیا۔ باتھ روم گندہ تھا۔ جگہ بدبودار تھی۔ گٹر کے پانی کی بو آتی رہتی تھی۔ ایک ہفتے کے احتجاج کے بعد دوسرے کمرے میں لے جایا گیا۔ انہوں نے کہا میں ادنیٰ پاکستانی ہوں۔ کرپشن کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے عدالت سے درخواست کی کہ میرے اہل خانہ کی مجھ سے ملاقات کرائی جائے۔ میں مقدمات کا سامنا کروں گا۔ انہوں نے پورے اعتماد سے باتیں کیں۔

سیف الرحمان روپڑے

احتساب سیل کے سابق سربراہ جنہوں نے اپنے دور میں بینظیر' آصف زردای اور کئی دیگر لوگوں کے خلاف مقدمات بنائے عدالت میں پیش کئے گئے تو رو پڑے۔ ان کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔ وہ گلوگیر آواز میں باتیں کرتے رہے۔

ایک دن کا ریمانڈ

طیارہ سازش کیس میں جن تین ملزمان شہباز شریف' سیف الرحمان اور سعید مہدی کو پیش کیا گیا ان کو عدالت نے ایک دن کے ریمانڈ پر پولیس کے سپرد کر دیا۔ سعید مہدی پیشی کے وقت خوفزدہ تھے۔

کراچی میں ہنگامے

کراچی میں ایم کیو ایم حقیقی کے آفاق احمد کے گھر رینجرز نے چھاپہ مارا تو ہنگامے شروع ہو گئے۔ متعدد گاڑیوں سمیت لنڈا بازار جلا دیا گیا۔ لانڈھی' کورنگی' شاہ فیصل کالونی اور لائنز ایریا میں شدید فائرنگ کے باعث لوگ گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے۔ سڑکیں ٹائر جلا کر بند کر دی گئیں۔ ہنگامہ آرائی کے بعد مزید سیکیورٹی فورسز کو طلب کر لیا گیا۔ جو متاثرہ علاقوں میں گشت کر رہے ہیں۔ سکول بند کر دیئے گئے۔ رینجرز نے بتایا ہے کہ جہاں چھاپہ مارا وہ کسی کا گھر نہیں سرکاری عمارت تھی۔ جہاں سے بھاری مقدار میں اسلحہ ملا۔ دہشت گرد فرار ہو گئے۔ حقیقی کے یونس خان نے بتایا کہ کارکن آفاق کے زخمی ہونے کی خبر سن کر مشتعل ہو گئے تھے۔

شہباز شریف غصے میں تھے

عالمی ذرائع ابلاغ نے کہا ہے کہ شہباز شریف غصے میں اور برہم تھے۔ جج کی تنبیہ کے باوجود انہوں نے رویہ نہیں بدلا۔ سیف الرحمان 12- اکتوبر کے واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے رونے لگے وہ سابق سینیٹر سعید مہدی کے کندھے پر سر رکھ کر روئے تو وہ بھی آبدیدہ ہو گئے۔

بھارت نے دھماکہ کیا تو جواب دیں گے

وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کریں یا نہ کریں اگر بھارت نے ایٹمی دھماکہ کیا تو جواب ضرور دیں گے اور بھرپور دیں گے کم از کم ایٹمی صلاحیت پاکستان کی جوہری پالیسی کا اہم اصول ہے۔ بھارت کی جانب سے نیوکلیئر ہتھیاروں میں تیاری میں پیش رفت کی صورت میں جوہری پالیسی میں تبدیلی خارج از امکان نہیں۔ انہوں نے ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سی ٹی بی ٹی کا جو بھی مستقبل ہو پاکستان مجبوری کی صورت میں مزید تجربات کرنے کے استحقاق سے دستبردار نہیں ہو گا۔

جان دے دوں گا سر نہیں جھکاؤں گا

سابق وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ سازشی مجھے سیاسی طور پر مٹانا چاہتے ہیں۔ میں جان دے دوں گا سر نہیں جھکاؤں گا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے بدھ کے روز جوڈیشل مجسٹریٹ ملیر کی عدالت میں پیشی کے موقع پر اپنے وکلاء اور مسلم لیگی رہنماؤں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔

ملکی سالمیت کے خلاف سازش

پنجاب مسلم لیگ کی پارلیمانی پارٹی کا اجلاس 12-اکتوبر کے بعد پہلی بار ہوا تو متفقہ طور پر یہ کہا گیا کہ ملک کے منتخب وزیر اعظم کے ساتھ انتقامی کارروائیاں ملکی سالمیت کے خلاف سازش ہیں۔ اس میں 12- اکتوبر کے اقدام کی شدید مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ جمہوری اور آئینی اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے جمہوریت بحال کی جائے۔ اجلاس میں معطل پنجاب اسمبلی کے 208- ارکان نے شرکت کی۔ معطل سپیکر پرویز الٰہی کو اسمبلی کی بحالی کیلئے قانونی چارہ جوئی کا بھی اختیار دے دیا گیا۔ اس میں کپاس اور چاول کے کاشتکاروں کے ساتھ ناروا سلوک پر بھی اظہار تشویش کیا گیا۔

تحریک انصاف کا مظاہرہ

عمران خان کی تحریک انصاف نے چیچنیا میں مسلمانوں کی نسل کشی کے خلاف مظاہرہ کیا۔ عمران خان اور ان کی اہلیہ جمائما خان نے کہا کہ اسلامی ممالک کی خاموشی قابل مذمت ہے۔

جسٹس منور مرزا سپرد خاک

سپریم کورٹ کے جج منور مرزا کو ان کے آبائی قصبہ میں کوئٹہ کے قریب سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم کے سوگ میں سپریم کورٹ میں کام بند رہا۔

افغان باشندوں کو نکالنے کا فیصلہ

اسلام آباد میں راکٹ حملوں کے بعد ڈیڑھ لاکھ افغان باشندوں کو نکالنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ انہیں واپس افغانستان بھجوانے کے لئے کابل حکومت سے رابطہ کیا جا رہا ہے۔

مشرف کی حکومت پر تنقید

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جنرل مشرف آمرانہ حکومت قائم کر رہے ہیں۔ ناروے میں ایک مذاکرے سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آئندہ انتخابات میں حصہ لے کر قوم کی قیادت کروں گی۔

ہم سرے محل کے مالک نہیں

بینظیر بھٹو اور آصف زرداری کی طرف سے کہا گیا ہے کہ ہم سرے محل کے مالک نہیں۔ ہم پر یہ مقدمہ سیاسی وجوہ سے بنایا گیا ہے۔

قومی مجرموں کو معاف نہیں کیا جائے گا

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ قومی مجرموں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ پاکستان نے 25 ملکوں کے ساتھ ملزموں کے تبادلے کے معاہدے کر رکھے ہیں ان معاہدوں کے تحت ان ملکوں میں مقیم قومی دولت کے لیٹروں کو واپس لانے کے لئے کارروائی کی جا رہی ہے۔

غیر قانونی پرمٹ

سابق صدر پاکستان غلام اسحاق خان کے گرفتار داماد سابق وفاقی وزیر پٹرولیم و قدرتی وسائل حاجی انور سیف اللہ نے مائع گیس کے غیر قانونی پرمٹ دے کر کروڑوں روپے کمائے۔ نواب جہانگیر منصور لغاری' اظہر علی اور حاجی خلیل کو 25 ہزار کی ایلوکیشن الاٹ کی۔

ٹیکسٹائل انڈسٹری کا بحران

پاکستان میں ٹیکسٹائل انڈسٹری بحران کا شکار ہے۔ 145 ملوں کو تالے لگ گئے ہیں ملوں کی بندش کی بڑی وجہ بجلی کی قیمتوں میں اضافہ کپاس کا بحران اور سابقہ حکومتوں کی پالیسیوں میں تسلسل نہ ہونا ہے۔

محمد صدیق اینڈ سنز
لکڑی کے اعلیٰ معیار کے پیانے بنانے والے ٹائیگر برانڈ' روز برانڈ اور فلاور برانڈ
ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور۔ Ph; 042-7720559
پروپرائٹر۔ محمد صدیق۔ مارکیٹنگ مینیجر۔ نصیر الدین

اللہ شافی — چھوٹے قد کا علاج — اللہ شافی
تین سے بیس سال تک کے بچوں کے قد بڑھانے کا دو ماہ کا مکمل اور کامیاب ترین علاج
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گول بازار ربوہ فون۔ 212399

فروخت پلاٹ
C-79 رقبہ دس مرلہ چار دیواری وغیرہ واقع دار الفتوح غربی ربوہ۔ رابطہ۔ محمد اکرم خالد
3/8 دار الرحمت غربی ربوہ۔ فون 212560

ہر سائز میں ڈبل بیڈ سنگل بیڈ صوفے کی گدیاں اور ریکسین بھی دستیاب ہے۔
فوم سنٹر گول بازار ربوہ
نزد خورشید یونانی دواخانہ - دکان گلی کے اندر ہے

دار الرحمت غربی ربوہ
ایچ خان ہوٹل
عمدہ کھانے لذیذ مٹھائی کا مرکز پر سکون ماحول
لیڈیز کیلئے پردے کا انتظام نیز صبح کا ناشتہ نان' پائے' چنے' قیمہ' چکن کڑاہی' مٹن کڑاہی وغیرہ

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61